© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی

قسط (۲) آخری

الاستفتاء

جرابوں پر مسح

جرابوں پر مسح :

تنہا جرابوں پر مسح والی روایات کے راوی صحابہؓ کے نام یہ ہیں :

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ[ل] (ترمذی وصححہ) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (ابن ماجہ اور طحاوی وغیرہ) اور حضرت بلالؓ (طبرانی) ——— ہاں ان میں بھی کلام کیا گیا ہے ۔ لیکن ان میں سے کوئی راوی فاسق اور

ل امام ملا علی قاریؒ ہروی ، حضرت مغیرہؓ کی روایت کے متعلق لکھتے ہیں :

"ترمذی نے کہا ہے کہ (یہ حدیث) حسن صحیح ہے (لیکن) اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ روایتِ مغیرہؓ کی معروف بات صرف "خفین" پر مسح ہے (یعنی جوربین کا ذکر نہیں ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مغیرہؓ نے دونوں باتیں کہی ہوں ، ہوسکتا ہے ، مانع کوئی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ صحابہؓ کا طرزِ عمل بھی اس کا مؤید ہے :

"قال الترمذی : حسن صحیح واعترض بان المعروف من روایۃ المغیرۃ المسح علی الخفین واجیب بانہ لا مانع من ان یروی المغیرۃ اللفظین وقد عضدہ فعل الصحابۃ " (فتح باب العنایۃ بشرح کتاب النقایۃ ص۱۸۶)

اس کے بعد جرابوں پر مسح کرنے والے صحابہؓ کی لسٹ پیش کی ہے جو امام ابوداؤدؒ نے پیش کی ہے ۔ جب حنفی امام کے نقطہ نظر سے یہ روایت اصولاً صحیح ثابت ہوگئی ہے تو ظاہر ہے بقیہ روایات کا جزوی ضعف بھی منجبر ہو جائیگا ——— حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں :

"حضرت ابوموسیٰؓ والی وہ روایت جو ابن ماجہ نے اور بلالؓ سے طبرانی نے روایت کی ہے ، اس سے بھی مغیرہؓ کی روایت کی توثیق ہو جاتی ہے"

بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متہم بالکذب نہیں ہے۔ اس لئے ایک ایک، دو گیارہ' والی بات بن گئی ہے۔ علاوہ ازیں "خفین" اچمڑے کے موزوں) والی روایات بھی ان کی مؤید ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی "حاجت" اور "حرج" کا "مداوی" ذکر کیا گیا ہے۔ اسلئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حضرت عطاء بن ابی رباح فرمایا کرتے تھے کہ جورابوں پر مسح کی وہی حیثیت ہے جو خفین پر مسح کی ہے:

"المسح على الجوربين بمنزلة المسح على الخفين (ابن ابی شیبہ)

کیونکہ دونوں جگہ محرک، پس منظر، ضرورت، حاجت اور مقصود ایک ہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان سب امور کا تنا ایک ہے، شاخیں اور ثمر جدا جدا ہیں، اس لئے ایک دوسرے کی مؤید بھی ہیں۔ یہی بات حضرت نافع نے کہی ہے:

"سألت نافعا عن المسح على الجوربين فقال هما بمنزلة الخفين" (ایضاً)

اور یہی قول حسن بصریؒ کا ہے۔ (ایضاً)

اس لئے جورب بھی خفین کی مانند ایک چیز ہے، اس کو خفین سے الگ کر کے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جو شے خفین کے لئے جائز ہے وہی جورب کے لئے بھی جائز ہو سکتی ہے۔

صحابہؓ:

ان صحابہؓ سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے:

حضرت انسؓ بن مالک، حضرت ابن عمرؓ (عبد الرزاق) حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت . . . .

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

"ويؤيده رواية ابن ماجة عن ابى موسى والطبرانى وابن ابى شيبة عن بلال الحديث" (فتح باب العناية)

اس کے علاوہ جرابوں پر مسح کے مخالف حضرت امام ابوحنیفہؒ تھے۔ حضرت امام ابویوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ پہلے اس کے قائل تھے، حضرت امام ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا تھا، وفات سے ایک ہفتہ یا تین دن پہلے:

"او ثخينين مستمسكين على الساق فى قول ابى يوسف ومحمد وابى حنيفة اخيرا قبل موته بسبعة ايام و فى النوازل" بثلاثة ايام وعليه الفتوى (المراد بما اصحاب السنن الاولى ... (فتح باب العناية ص...)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

. . . ابن مسعودؓ، حضرت براءؓ بن عازب، حضرت ابو امامہؓ، حضرت سہلؓ بن سعد، حضرت عمروؓ بن حریث (ابوداؤد) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت ابومسعودؓ بدری اور عقبہؓ بن عمرو (شرح ترمذی لابن سید الناس۔ نیل) ان میں سے اکثر روایات مصنف ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق میں بھی ہیں۔

صحابہؓ کے اس تعامل سے بھی مندرجہ بالا مرفوع روایات کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے جزوی ضعف بھی منجبر ہو گیا ہے۔

معاصر "البلاغ" نے یہ اعتراض کیا ہے کہ:

صحابہؓ کا طرزِ عمل:

صحابہ کرامؓ کے ان آثار میں کہیں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ جوربین کپڑے کے باریک موزے تھے۔ (البلاغ) یہ اس لئے کہا ہے کہ جوربیں عام ہیں، چمڑے کے موزوں کو بھی کہتے ہیں اور دوسری جرابوں کو بھی! (خلاصہ)

صحیح یہ ہے کہ ہمارے نزدیک جرابوں کا یہی عموم ہی ہمارے موقف کی اصابت کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ چمڑے کے موزے ہوں یا اونی، سوتی اور نائیلون کے ہوں، سب پر مسح جائز ہے۔ کیونکہ حدیث میں ان قیود اور شروط کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا جن کی فقہاء کرام نشاندہی کر رہے ہیں۔ من ادعیٰ فعلیہ البیان!

اس کے علاوہ حضرت ابن عمرؓ، حضرت انسؓ بن مالک، حضرت ابن مسعودؓ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، ان میں "جوربین" کو خفین کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے:

"عن انس بن مالك انه كان يمسح على الجوربين؟ قال نعم يمسح عليهما مثل الخفين!" (مصنف عبد الرزاق)

"عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يمسح على خفيه ويمسح على جوربيه" (مصنف عبد الرزاق)

قال يحي بن البكاء سمعت ابن عمر يقول: المسح على الجوربين كالمسح على الخفين" (مصنف عبد الرزاق وابن ابی شیبة)

ان روایات سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

ایک یہ کہ جوربین، خفین (چمڑے کے موزے) نہیں ہیں۔ یہ ایک الگ نوع ہے ـــــ "جورب" کو لغت کی سان پر چڑھا کر اس کی اصطلاحی صورت کو چھپانا مشکل ہے، ہاں جنون کا داعیہ "حاجت" اور بات ہے!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرا یہ کہ "جوربین" پر مسح کرنے کا محرک اور پس منظر بھی وہی ہے جو "خفین" کا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جوربین کے سلسلے میں الگ روایات نہ بھی ہوتیں تو بھی کوئی شخص جوربوں کو "خفین" پر قیاس کر سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان روایات کی روایتی حیثیت سے الگ الگ بحث نہیں کر رہے۔ ہاں اگر اس کی ضرورت پیش آگئی تو ہم ان شاء اللہ محدثانہ نقد و نظر کے مطابق ان پر ضرور روشنی ڈالیں گے!

حضرت ابو مسعودؓ بدری اور حضرت عقبہؓ کے بارے میں آتا ہے، ان کی جوربیں بالوں کی تھیں اور وہ ان پر مسح کیا کرتے تھے:

"عن خالد بن سعد قال کان ابو مسعود الانصاری یمسح علی جوربین لہ من شعر و نعلیہ" (عبد الرزاق)

"عن خالد بن سعد عن عقبۃ بن عمرو انہ مسح علی جوربین من شعر" (ابن ابی شیبۃ)

تنہا جوتوں پر:

تنہا جوتوں پر بھی مسح ثابت ہے:

حضرت ابو ایاس فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح کیا تھا:

"عن عطاء عن اوس بن ابی ایاس قال انتہیت مع ابی الی ماء من میاہ الاعراب فتوضأ و مسح علی نعلیہ فقلت لہ فقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلہ" (مصنف ابن ابی شیبۃ)

"عن علی انہ دعا بکوز من ماء ثم توضأ وضوءً خفیفا ثم مسح علی نعلیہ ثم قال ھکذا وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للطاھر ما لم یحدث"

(ابن خزیمۃ وفیہ ابراہیم بن ابی اللیث لکن قد توبع)

"عن ابی ظبیان قال رأیت علیا بال قائما حتی ارغی ثم توضأ و مسح علی نعلیہ ... عن ابن عباس: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنع کما صنع علی فعلت (عبد الرزاق)

"عن عبید بن جریج قال قیل لابن عمر رأیناک تفعل شیئا لم نر احدا یفعلہ غیرک، قال: وما ھو؟ قالوا: رأیناک تلبس ھذہ النعال السبتیۃ، قال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یلبسھا و یتوضأ فیھا و یمسح علیھا"

(ابن خزیمۃ)

جراب اور جوتوں پر ایک ساتھ مسح: جوراب اور جوتا اگر کوئی پہن رکھے ہو تو جوتے کو اتارنے کی ضرورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہے، جتنا جورب ننگا ہے اس پر مسح کر لیا جائے، جتنا حصہ جوتوں میں ڈھکا ہے، اتنا جوتوں پہ مسح کر لیا جائے کیونکہ اتار کر بھی مسح ہی کرنا ہے۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، اس لئے ایک ہی کا حکم رکھتے ہیں۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ فرماتے ہیں، حضورؐ نے جرابوں اور دونوں جوتوں پر مسح کیا تھا:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین رواہ الترمذی وصححہ۔

حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ (مصنف ابن ابی شیبۃ) حضرت ابو مسعودؓ انصاری بدری، ابن عمرؓ اور حضرت براءؓ بن عازب (مصنف عبد الرزاق)

مکرر عرض ہے کہ ہم نے مسح کے سلسلے میں "متعدد" پہلو دکھانے کی کوشش کی ہے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ سب ایک ہی باب کے مختلف رخ ہیں۔ ان میں خفین کی روایات کی صحت پر تو سب کا اجماع ہے ہاں دوسری صورتوں میں روایات پر رد و قدح ضرور ہوئی ہے۔ لیکن ہم نے ان سے تفصیلی بحث نہیں کی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک مسح کی دوسری مختلف صورتوں کیلئے "خفین" کا موضوع ایک باب کی حیثیت رکھتا ہے، قید احترازی کی حیثیت نہیں ہے۔ مسح کے سلسلے میں خفین کے لئے جس داعیہ کا شریعت نے لحاظ کیا ہے، وہی بعینہٖ جرابوں پر مسح کرنے کے لئے بھی موجود ہے۔ گویا کہ اگر جورابوں کے لئے الگ کوئی روایت نہ بھی ہوتی تو بھی جورابوں پر مسح ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ دونوں کا محل اور موقعہ ایک سا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سلسلے کی جتنی روایات ہیں، ان میں متکلم فیہ رواۃ تو ضرور ہیں لیکن ان میں متہم بالکذب یا بالفسق ایک بھی راوی نہیں ہے۔ اس لئے جہاں ایسی روایات کی کثرت ہو، وہ مجموعی اعتبار سے قابلِ احتجاج ہو جاتی ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس روایات کی کثرت طرق کے علاوہ صحابہؓ کا طرزِ عمل بھی ان کے مطابق موجود ہو تو وہ روایات بھی قابلِ احتجاج ہو جاتی ہیں۔ یہاں بھی شواہد کی یہی کیفیت موجود ہے۔ اس لئے ہم نے ان کی روایتی حیثیت سے تفصیلاً بحث نہیں کی کیونکہ اصولاً اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

جمہور کا مسلک:

ان دوستوں کا یہ الزام کہ جرابوں پہ مسح کے قائل حضرات کا مسلک جمہور کے مسلک کے خلاف ہے، تو ہم یہ کہیں گے کہ حق کو بندوں کی تعداد کی گنتی میں تولنا غلط ہے۔ اور احناف کا تو بالخصوص اس باب میں حال یہ ہے کہ ان کے مسلک کا بیشتر حصہ جمہور امت کے مسلک کے خلاف جاتا ہے۔ چار ائمہ میں سے تینوں امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عموماً ایک طرف رہتے ہیں اور جمہور صحابہ کا طرزِ عمل بھی عموماً ان کے مخالف ہوتا ہے ــــ اگر ہم ان کی ایک لسٹ پیش کریں تو قارئین ششدر رہ جائیں ـــــ ایک مثال پیش خدمت ہے، بطورِ نمونہ:

شلین کے باب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بالکل تنہا رہ گئے ہیں۔ امام زفر، امام ابویوسف، امام محمد عظیم شاگرد بھی امام صاحب کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ مگر امام عینی لکھتے ہیں:

"اذا کان استدلال ابی حنیفۃ بالحدیث لا یضر مخالفۃ الناس" (حاشیہ بخاری سہارنپوری ص۲۱)

بہر حال ہمارے نزدیک بھی جمہور کی باتیں بے سود باتیں ہیں، کیونکہ حق اپنی ترازو آپ ہے۔ اس کیلئے افراد کی ترازو کوئی ترازو نہیں۔ ورنہ دنیا کے تعامل کا جائزہ لیا جائے تو عموماً حق "جمہور" میں اجنبی ہی نظر آیا ہے، ــــــ قلیل من عبادی الشکور (قرآن حکیم)

ایسی جورابیں جن سے پانی نہ چھن سکے:

یہ قید کسی آیت یا حدیث اور صحابہ میں سے کسی سے بھی مروی نہیں ہے من ادعی فعلیہ البیان ـــ خفین کو مستدل بنانا مصادرہ علی المطلوب والی بات ہے۔ اصل میں یہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھے کہ مسح اور تیمم کا محرک کیا ہے؟ ان کا خیال ہے کہ اگر ان کو دھونا نہیں تو پھر یوں اس کو ڈھک دو کہ ان کو ہوا بھی نہ لگے حالانکہ یہ تصور ہی غلط ہے۔ اس سے اصل غرض "دفع حرج" ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

"لما کان مبنی الوضوء علی غسل الاعضاء الظاهرة التی تسرع الیها الاوساخ وکانت الرجلان نظیفتان عند لبس الخفین فی الاعضاء الباطنة وکان لبسهما عادة متعارفة عند هلا یخلو الامر نجعلهما عند کل صلوٰۃ من حرج سقط غسلهما عند لبسهما فی الجملة" (حجۃ اللہ البالغۃ ص۱۴۹ باب المسح علی الخفین)

قال الحلبی:

"... لما کان رخصۃ ثبت بالحدیث لدفع الحرج۔ الخ" (کبیری شرح منیۃ ص ۱۰۲)

وقال ابن رشد:

"والمسح علی الخفین هو من باب التخفیف فان نزعه مما یشق علی المسافر" (بدایۃ المجتهد ص۱۹)

© rasailojaraid.com